اداریہ

پاکستان..........اصل منزل سے دور

یہ بات کسی سے مخفی نہیں ہے کہ پاکستان کے حصول کا اصل مقصد نفاذ اسلام ہے۔ اور پوری قوم نے اس عزم کے ساتھ ہی یہ جدوجہد شروع کی تھی کہ وہ الگ ملک حاصل کر کے اسلام کے مطابق زندگیاں بسر کریں گے۔ لیکن ترپن سال گزرنے کے باوجود ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکے۔ اور ہر آنے والا حکمران یہ جانتے ہوئے بھی کہ پاکستان کی سالمیت اور اس کی بقاء نفاذ اسلام میں ہے جان بوجھ کر ایسے حالات پیدا کرتے رہے ہیں۔ کہ کوئی اسکا تقاضا تک نہ کر سکے۔ حالانکہ پاکستان کی دینی جماعتیں اور علماء کرام نے ہمیشہ حکمرانوں کو یہ یاد دہانی کرائی۔ اور نفاذ اسلام کیلئے پرخلوص کوششیں کیں اور ہر اس تحریک کا بے لوث ساتھ دیا۔ جو اسلام کے نفاذ کیلئے چلائی گئی۔ لیکن ایوان اقتدار میں داخل ہونے والوں نے ہمیشہ منافقت سے کام لیا۔ بظاہر نعرہ تو اسلام کا لگایا۔ لیکن خود ہی اس کیلئے رکاوٹیں پیدا کرتے رہے۔ جس کے نتیجے میں ذلیل وخوار ہوکر ایوان اقتدار سے باہر آئے۔ لیکن نئے آنے والوں نے کبھی عبرت حاصل نہ کی۔ اور اسی ایجنڈے پر گامزن رہے۔ اور پاکستان اپنی منزل سے دور ہوتا چلا گیا۔ اس وقت ملک جن مسائل سے دوچار ہے ان میں بنیادی طور پر درج ذیل اہم مسئلے ہیں:

۱۔ مایوس کن اقتصادی صورت حال

۲۔ امن داخلی کی سنگین صورت

۳۔ بے روزگاری اور مہنگائی

۴۔ اسلامی تعلیمات سے روگردانی

۵۔ بے حیائی اور بیہودہ کلچر کا فروغ

امر واقعہ یہ ہے کہ لوگوں میں بے حد مایوسی پائی جاتی ہے وہ اپنے بچوں کے مستقبل سے بے حد پریشان ہیں کاروبار نہ ہونے کا اکثر شکوہ کرتے ہیں اور اس فکر میں ہیں کہ کسی طرح بیرون ملک چلے جائیں ہوسکتا ہے دنیاداری اور دولت کے حصول کیلئے یہ سوچ انہیں فائدہ پہنچائے لیکن دینی اخلاقی اور معاشرتی اعتبار سے یہ فکر ان کے بچوں کیلئے تباہ کن ہے۔ لیکن مقام افسوس ہے۔ نہ تو عام لوگوں میں یہ فکر موجود ہے اور نہ ہی سیاسی قائدین یہ سوچتے ہیں کہ آخر ان مسائل کا حل کیا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ بحیثیت قوم ہم سب مسلمان ہیں ہمارا اپنا ایک دین ہے جو کہ مکمل نظام حیات رکھتا ہے۔ اس کی اپنی ثقافت ہے نظام عدل ہے نظام تعلیم ہے اقتصادی نظام ہے نظام مالیات ہے فقراء اور مساکین، یتیم، بیوگان اور حاجتمندوں کی کفالت کا بہترین نظام موجود ہے۔ لیکن ہماری بدنصیبی یہ ہے کہ اس سنہری نظام کو چھوڑ کر ہم مغربی نظام کے غلام بن کر رہ گئے ہیں اور اسی نظام کو نجات دہندہ اور ترقی یافتہ تصور کرتے ہیں۔ جس میں امیر تو امیر تر ہوتا چلا جاتا ہے لیکن غریب کا کوئی پرسان حال نہیں۔ اور اب حالت یہ ہے کہ ہم اس استعماری نظام کے خول سے باہر آنے کا تصور کر کے خوف زدہ ہو جاتے ہیں اور شاید یہ غم دامن گیر ہوتا ہے۔ کہ ہم بھوکے مر جائیں گے یا دنیا سے الگ تھلگ ہو جائیں گے۔

حالانکہ ہماری اپنی شناخت ہے ہمارا نظام حیات بالکل منفرد ہے اور ہماری فکر اور عقیدہ ہمیں دوسروں سے ممتاز کرتا ہے سادگی اسلام کا خاصہ ہے مسلمان اسی کو اپنا لے تو وہ پوری دنیا سے منفرد نظر آتا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستانیوں کی سوچ میں انقلابی تبدیلی پیدا کی جائے۔ اور انہیں یہ احساس دلایا جائے کہ ان کی بقاء اور سالمیت نفاذ اسلام میں ہی ہے۔ اور اسلام ایک عادلانہ اور منصفانہ نظام ہے۔ اسی نظام کے تحت انہیں تحفظ حاصل ہوسکتا ہے چونکہ یہ کام کسی ایک فریق کے کرنے کا نہیں ہے۔ جہاں تک ذرائع ابلاغ کا تعلق ہے۔ وہ حکومت کی سرپرستی میں ہے۔ اخبارات و جرائد کے مالکان خود مختار نہیں اس لئے انہیں بھی اس مہم میں شریک ہونا چاہیئے جبکہ علماء کرام اور دینی جماعتیں تو پہلے سے ہی یہ فریضہ سرانجام دے رہی ہیں۔ اور قیام پاکستان کے مقاصد کو اب پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہیئے جتنی جلدی ہم یہ منزل پائیں گے اتنی جلدی ہماری پریشانیاں اور مشکلیں ختم ہو جائیں گی۔ امید ہے اہل فکر ودانش بھی اس موضوع پر غور وفکر فرمائیں گے۔